قل یا ایھا الناس قد جاء کم الحق

نقش آغاز

نئی حکومت کا قیام ،توقعات اور خدشات

ملک میں نگرانوں کی زیرِ نگرانی بے یقینی کی فضا میں باالآخر پراسرار نتائج کے حامل انتخابات منعقد ہوہی گئے اور سیاسی افق پر پھر پرانے چہرے نمودار ہوگئے اور احتساب کے بلند بانگ دعوے کرنے والے نگران اپنے اس مشن میں برملا اپنی ناکامی کا اعتراف کرتے ہوئے رخصت ہوگئے۔ملک کی حالت وہی کی وہی رہی۔ایک دفعہ پھر عنانِ حکومت پاکستان کی تخلیق کی دعوے دار جماعت مسلم لیگ کے ہاتھوں میں تھما دی گئی اب ملک وملت اس بات کی منتظر ہے کہ قوم سے بلند بانگ دعوے کرنے والے کب ان وعدوں کو عملی جامہ پہناتے ہیں اور کب ملک وقوم کی تقدیر بدلتی ہے۔

پچاس سال پہلے بھی قوم سے اسی وعدے کی بنیاد پر بے پناہ قربانیاں لے کر یہ ملک حاصل کیا گیا تھا۔ان وعدوں پر پچاس سال کا عرصہ بیت چکا ہے ،ایک پوری نسل اپنے دلوں میں یہی ارمان لے کر قبروں میں جا چکی ہے۔ اس سال گولڈن جوبلی کی تقریبات منانے کی تیاریاں ہورہی ہیں۔قرعہ فال حکومت اب پھر مسلم لیگ کے حق میں نکلا ہے اب ان شکستہ وعدوں کے کھنڈرات پر میاں صاحب نئے وعدوں کے محلات تعمیر کرنے کی کوشش کررہے ہیں۔اس بدقسمت ملک کے حکمرانوں کی خوش قسمتی یہ ھے کہ ان کو ایسی بھلکڑ اور سادگی کی انتہا پر پہنچی ہوئی قوم میسر ہے۔جو ان

کی ہر بات کا اعتبار کرلیتی ہے اور بہت جلد ان کے پرانے کرتوت بھول جاتی ہے ہیں۔

میر کیا سادہ ہیں بیمار ہوئے جس کے سبب   اسی عطار کے لڑکے سے دوا لیتے ہیں

بار بار پرانے چہرے نئے نئے نقاب اوڑھ کر آتے رہے۔اور اس بد قسمت ملک کوبری طرح لوٹتے رہے۔ماضی قریب کی نسوانی ،غیر شرعی حکومت کا حال ہمارے سامنے رہا ہے۔اور پھر انتخابات میں پیپلز پارٹی کا تابوت گھڑی خدا بخش میں اس کے بانی کے پہلو میں دفن کیا جاچکا ہے۔پاکستان مسلم لیگ اور پیپلز پارٹی دونوں کو ایک طرح کے الزامات کے تحت برطرف کیا گیا۔معلوم نہیں تقدس اور تطہر کے کن حماموں میں نہادھو کر کے یہ لوگ دوبارہ مسند اقتدار پر براجمان ہوجاتے ہیں۔ملک وملت کو ان دونوں جماعتوں کی حقیقت وماہیت اچھی طرح معلوم ہوچکی ہے اس بار میاں صاحب نے "توبہ تائب اور ہدایت یافتہ" بن کر اسلامی پاکستان میں جو پہلا غیر اسلامی اقدام کیا ہے۔ اس نے ہر پاکستانی کو یہ سوچنے پر مجبور کر دیا ہے۔ کہ مستقبل میں مسلم لیگ کے نظام خلافت راشدہ کی شکل کیا ہوگی ؟

جمعتہ المبارک کی چھٹی منظور کرانے کیلئے علماء کرام کو کتنے پاپڑ بیلنے پڑے تھے۔تب کہیں جاکر یہ قدم اٹھایا گیا تھا۔اور میاں صاحب نے بیک قلم اسے منسوخ کردیا ۔جمعتہ المبارک کی اہمیت و حیثیت مسلم ہے۔اور شعائر اسلام میں سے ہے۔اس کو چند ٹکوں کی نفع کے عوض قربان کردینا کوئی بھی مسلمان برداشت نہیں کرسکتا۔ہفتہ کے دن تمام یہودی چھٹی کرتے ہیں ۔اتوار کےدن تمام عیسائی دنیا کی تعطیل کا دن ہوتا ہے کیونکہ یہ ان کے مذہبی شعائر ہیں۔عالم اسلام بالعموم اور عرب بالخصوص اس دن چھٹی کرتے ہیں۔پاکستان جس کو اسلام کا قلعہ سمجھا جاتا ہے۔اس میں اس دن چھٹی کی منسوخی انتہائی افسوسناک اقدام ہے۔موجودہ حکومت دو تہائی اکثریت کے گھمنڈ اور چند معاشی اقدامات کرنے کے بعد یہ نہ سمجھے کہ وہ اب جو چاہیں مملکت اسلامیہ پاکستان میں کرسکیں گے۔دو تہائی اکثریت کے باوجود پہلے بھی وہ عزیمت اور ناکامی کا تلخ گھونٹ پی چکی ہے۔پچھلی دفعہ شریعت بل کے ساتھ مذاق کرنے اور سودی نظام کے تحفظ کی پاداش میں گرفت میں آچکی ہے ۔ اب دوبارہ اس طرح کے اقدامات کا

سلسلہ شروع کر دینا کیا معنی رکھتا ہے۔؟

موجودہ حکومت کا دوسرا بڑا انتہائی خطرناک اور افسوسناک اقدام "افغانستان کے متعلق خارجہ پالیسی میں تبدیلی کا عندیہ دینا ہے۔ہم دو ٹوک الفاظ میں واضح کر دینا چاہتے ہیں کہ ایسا کوئی بھی اقدام پاکستان کے حق میں نہیں ہوگا۔سولہ سال کی خونریز لڑائی کے بعد جبکہ افغانستان میں امن قائم ہوا ہے۔ اور اس بدقسمت ملک نے کچھ سکون کا سانس لیا ہے۔ اور دنیا کے نقشہ پر پہلی دفعہ خلافت راشدہ کا قیام حقیقی معنوں میں عمل میں آیا ہے۔ امریکہ اور مغربی آقاؤں کو خوش کرنے کیلئے "جو کہ روز اول سے طالبان کی اسلامی حکومت کے بدترین مخالف ہیں اور ہر قیمت پر اس تحریک کو کچلنے کے درپے ہیں "حکومت پاکستان کا کوئی بھی اقدام جو طالبان کی مشکلات میں اضافہ کا سبب بنے برداشت نہیں کیا جائے گا۔

مولانا ضیاء الرحمن فاروقی کی المناک شہادت

ملک میں فرقہ واریت کی عفریت نے جب سے دوبارہ سر اٹھایا ہے ،کئی قیمتی جانوں کا ضیاع ہو چکا ہے۔مولانا ضیاء الرحمن فاروقی رحمۃ اللہ علیہ کی المناک شہادت سے ہر دل افسردہ اور ہر آنکھ پرنم ہے۔ ماضی کی طرح حکومت بہت جلد مجرموں کو کیفر کردار تک پہنچانے کا روایتی بیان دے کر خود کو فارغ قرار دے چکی ہے۔لیکن عملی طور پر کچھ بھی نہیں کر پائی ہے۔

جب سے ملی یکجہتی کونسل کی فعالیت سست پڑی ہے فقہ واریت کی آگ میں برابر اضافہ ہو رہا ہے۔آج اس بات کی ضرورت ہر پاکستانی محسوس کر رہا ہے کہ اس متحدہ پلیٹ فارم کو نہ صرف برقرار رہنا چاہئیے بلکہ بھرپور طریقے سے اپنا رول ادا کرنا چاہئیے۔تاکہ فرقہ واریت کے جن کو بوتل میں بند کیا جاسکے۔

مرحوم کی المناک شہادت سے جہاں علمی حلقوں میں ایک خلا پیدا ہوا ہے وہاں ایک بے مثال خطیب اور تاریخ دان سے یہ ملک محروم ہوگیا ہے ۔مرحوم نے اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح سرائی اور انکے ناموس کی حفاظت کو اپنی زندگی کا مشن بنا رکھا تھا۔ دارالعلوم میں ان کی شہادت کی خبر ملتے ہی فاتحہ خوانی کا اہتمام کیا گیا۔ دارالعلوم حقانیہ کے تمام اساتذہ کرام اور طلبہ آپ کے لواحقین کے غم میں برابر کے شریک ہیں اور اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہیں کہ آپ کے پسماندگان کو صبر جمیل اور مرحوم کو جنت الفردوس میں مقام عالی سے بہرہ ور فرمادے آمین

واللہ یقول الحق وہو یھدی السبیل

راشد الحق سمیع